



مجاہدینِ حریت

کا

صبر و استقلال

اور سوائے بیڑی اور ہتھکڑی اور ڈنڈے کے جو پہلے سے زیب تن تھے یہاں ایک بیڑی موٹی آہنی زنجیر بھی ہماری بیڑیوں کے بیچ میں پھنسائی گئی کہ جس سے اپنی اپنی جگہ سے کوئی ہل نہیں سکتا تھا — جب تک ہم جہاز پر رہے (جزائر انڈمان جاتے ہوئے) اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے پاخانہ پیشاب کرتے رہے۔ اس وقت قریب قریب آدھا آدھا مَن لوہا ہمارے جسم پر تھا۔ باوجود پانی کی اس کثرت کے (کہ) دریائے سندھ ہمارے زیرِ پا تھا، ہم پڑے پڑے تیمم سے نماز پڑھتے تھے۔

(تواریخ عجیب ص ۴۷، بحوالہ علماء ہند کا شاندار ماضی ص ۱۴۲) — ش

۹ اگست ۱۹۸۵ء

۲/- روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

جلد ۳۱
شمارہ ۴

— بیاد —
جانشینِ شیخ التفسیرؒ امام الہدیٰ
حضرت مولانا عبید اللہ انور
نور اللہ مرقدہٗ

رئیس الادارہ
حضرت مولانا محمد اجمل قادری
مدظلہٗ

— مجلس ادارت —
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

فی کاپی : -/۲ روپے

پاکستان میں بذریعہ ——— ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے -/۸۰ روپے
ششماہی ۲۶ شمارے -/۴۵ روپے

۲۱ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

یومِ آزادی

ع عید آزاداں شکوہ ملک و دین

آزادی! آزاد قوموں کا سب سے بڑا طُرّہ امتیاز ہے۔ اس پر انہیں فخر ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیئے۔ پاکستانی قوم ۱۴ اگست ۱۹۸۵ء کو اڑتیسواں یومِ آزادی منا رہی ہے۔ یہ امر باعثِ مسرّت ہے کہ موجودہ مارشل لاء حکومت نے اس دن کی تقریبات کو سرکاری ایوانوں ہی میں منانے کے بجائے عوامی سطح پر اس کی رونقوں کو عام کر دیا۔ اب چند سالوں سے ۱۴ اگست کو شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں ہر گھر اور ہر عمارت پر سبز ہلالی پرچم آزادی کا نشان بن کر فضاؤں میں لہرانے لگتا ہے۔ سماجی، سیاسی، ادبی اور دینی ادارے بھی پروگرام ترتیب دیتے ہیں، مگر جہاں تک یومِ آزادی کی مقصدیت کا تعلق ہے، قوم ابھی تک اس سے تہی دامن ہے۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ دانشورانِ قوم اُس روز قوم کو بتائیں کہ طویل عہدِ غلامی سے نجات اور آزادی ہم نے کس مقصد کے لیے حاصل کی تھی؟ کوٹھیاں، بلڈنگیں اور جائیدادیں بنانے کے لیے؟ اقتدار و کرسی کے لیے؟ مفاداتی سیاست آرائی کے لیے؟ مادر پدر آزاد مغربی نظام جمہوریت کے لیے؟ سوشلزم یا سیکولرازم کے جہنّم میں قوم کو دھکیلنے کے لیے؟ یا "پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ لگا کر رہنماؤں نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس مملکت خداداد میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے محبوب پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت مطہرہ کو

ناشر میاں محمد اجمل قادری، اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور، مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

انتظار حسین اسعد قادری

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعْوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَھُنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی یَنْتَصِرَ وَدَعْوَۃُ الْحَاجِّ حَتّٰی یَصْدُرَ وَدَعْوَۃُ الْمُجَاھِدِ حَتّٰی یُفْقَدَ وَدَعْوَۃُ الْمَرِیْضِ حَتّٰی یَبْرَأَ وَدَعْوَۃُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ ھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ بِظَھْرِ الْغَیْبِ۔

(البیہقی فی دعوات الکبیر)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ آدمیوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، جب تک وہ بدلہ نہ لیوے اور حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کر اپنے گھر واپس نہ آئے اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک وہ شہید ہو کے دنیا سے لاپتہ نہ ہو جائے اور بیمار کی دعا جب تک وہ شفایاب نہ ہو جائے اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے غائبانہ دعا یہ سب بیان کرنے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔

تشریح: دعا اگر حقیقتاً دعا ہو اور خود دعا کرنے والے کی ذات اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو قبولیت میں مانع ہوتی ہے تو دعا عموماً قبول بھی ہوتی ہے۔ لیکن بندہ مومن کے بعض خاص احوال یا اعمال ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے رحمت الٰہی خصوصیت سے متوجہ ہوتی ہے اور دعا کی قبولیت کا خصوصی استحقاق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں جن پانچ آدمیوں کی دعاؤں کا ذکر ہے ان میں سے مظلوم کی دعا اور غائبانہ دعا کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور حج اور جہاد ایسے اعمال ہیں کہ جب تک بندہ ان میں مشغول ہو وہ گویا اللہ کی بارگاہ میں ہے اور اس سے قریب تر ہے اسی طرح مردِ مومن کی بیماری گناہوں سے اس کی تطہیر کا ذریعہ اور قربِ الٰہی کی راہ میں اس کی غیر معمولی ترقی کا وسیلہ ہوتی ہے اور بیماری کے بستر پہ وہ ولایت کی منزلیں طے کرتا ہے اس لئے اس کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں ہیں جو خاص طور پر قبول ہوتی ہیں ان کی قبولیت میں شک ہی نہیں۔ ایک اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا، دوسرے مسافر اور پردیسی کی دعا، تیسرے مظلوم کی دعا۔

(جامع ترمذی - ابن ماجہ)

تشریح: ان دعاؤں کی قبولیت کا خاص راز بھی یہی ہے کہ یہ دعائیں اخلاص سے اور دل سے ہوتی ہیں، اولاد کے لئے ماں باپ کا خلوص تو ظاہر ہے اسی طرح پردیسی اور مظلوم کا دل شکستہ ہوتا ہے اور دل کی شکستگی میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو

کو بالادستی حاصل ہو گی اور اسلام کا نظامِ عدل و مساوات یہاں رائج ہو گا۔ ۱۴ اگست کو قوم کو اُن مکروہ عوامل سے خبردار کیا جائے جنہوں نے اڑتیس سال سے پاکستان کو اس کے مقصد وجود سے محروم کر رکھا ہے۔ اس موقعہ پر ہم اپنے ملک کے دینی تعلیمی مدارس و جامعات کے مہتممین و منتظمین سے یہ اپیل کرنا بھی مناسب اور ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے طور پر مذاکرول اور آزادی کے جلسوں کے ذریعہ ان اکابر حق کی قربانیوں اور آزادی کے لیے جانکاہیوں سے قوم کو آگاہ کریں جنہوں نے دین و ملت کے لیے دار و رسن کی ہر صعوبت کو خوش آمدید کہا اور برطانوی استعمار کو اپنا بوریا بستر لپیٹنے پر مجبور کر دیا۔ آج ان سرفروشوں کے تذکرے اور یادیں ہماری غفلتوں اور سہل پسندیوں کے باعث ٹھنڈی پڑ گئی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہؒ سے لے کر امامِ انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور بالاکوٹ کی تحریکِ جہاد کے شہیدوں تک کو فراموش کر دیا گیا ہے اور ان لوگوں کو قوم کا ہیرو ثابت کیا جا رہا ہے جو نہ صرف یہ کہ جہادِ حریت میں شامل نہ تھے بلکہ ملک و ملت کے غدار اور انگریز کے نمک خوار و وفادار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک و قوم اسلامی نظامِ حیات سے محروم رہا ہے اور مقصد سے یہ محرومی اور دُوری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ربِّ ذو الجلال وہ دن جلد لائے جب ہم اُس سے کیے ہوئے عہد کو پورا کر کے یومِ آزادی منائیں اور پاکستان حقیقی معنوں میں دنیا کی مثالی اسلامی فلاحی مملکت بن جائے۔

تحریکِ فقہ جعفریہ
وزیرِ داخلہ کے خلاف
رٹ دائر کرے گی؟

فقہ جعفریہ کے ایک لیڈر کا اسلام آباد سے ۳۱ جولائی کے اخبارات میں بیان شائع ہوا ہے کہ اُن کی تحریک وزیرِ داخلہ اسلم خٹک کے خلاف رٹ دائر کرے گی کہ اُنہوں نے یہ کیوں کہا ہے کہ فقہ جعفریہ کی تحریک غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر کام کر رہی ہے۔ ہمارا تو خیال تھا کہ فقہ جعفریہ کے رہنما ببانگ دہل یہ اعلان کریں گے کہ وزیرِ داخلہ یا اور محبِّ وطن کروڑوں پاکستانیوں کو ہمارا ایران سے وابستہ ہونا اور ایرانی ہدایات کے مطابق کام کرنا بُرا کیوں لگتا ہے؟ سعودی عرب میں حج کے مقدس اور رُوح پرور موقع پر خمینی کی تصاویر اٹھا کر مظاہرہ کرنے والے تو کبھی یہ نہیں کہتے کہ لوگ ہمیں ایرانی اور ایرانی انقلاب کا مبلغ کیوں کہتے ہیں؟ مگر پاکستان میں خمینیت اور ایرانی انقلاب کے گیت گانے والوں کو وزیرِ داخلہ کے بیان پر خواہ مخواہ غصہ آگیا۔ اگر فقہ جعفریہ والوں کے نزدیک غیر ملکی ایجنٹ ہونا بُری بات ہے تو پھر واقعتاً یہ مستحسن اقدام ہو گا کہ وہ وزیرِ داخلہ پاکستان پر مقدمہ قائم کریں اور اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر کام کرنے کا ثبوت مانگیں اور وفاقی وزیر میر ظفر اللہ خاں جمالی سے بھی پوچھیں کہ انہوں نے یہ کیوں کہا کہ ۶ جولائی کے خوں ریز سانحہ سے پہلے کوئٹہ میں غیر ملکی افراد دیکھے گئے تھے۔ ہمارے خیال میں یہ وزراء کرام اس قدر صاف گوئی سے کام نہ لیتے اگر پانی سر سے نہ گزر جاتا کیونکہ اس حادثہ سے پہلے اور اب بعد میں بھی حکومت فقہ جعفریہ والوں کے سلسلہ میں بڑی فراخدلی، حوصلے اور فیاضی سے کام لے رہی ہے۔ ہمارے خیال میں ایوانِ اقتدار کے اندر ایسے افراد موجود ہیں جو فقہ جعفریہ والوں کے ہم مسلک اور ہم فکر ہیں؟ وگرنہ یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ ایک مسلح تحریک جو ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے لیے کوشاں ہو، حکومت اور ملک کے لیے مسائل پیدا کرے اور حکمران جانتے ہوں کہ وہ غیر ملکی تحریک ہے پھر اس پر پابندی عائد کرنے اور اسے کیفرِ کردار تک پہنچانے کے بجائے اُسے رعائتیں دی جائیں۔ ان کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں۔ جو ادارہ اُن کے بارے میں تحقیقات کے لیے قائم کیا جائے اس میں اُن کے نمائندوں کو بھی شامل کرنے کی پیشکشیں کی جائیں؟ اندر سے اگر کوئی اشارہ مل گیا تو ممکن ہے فقہ جعفریہ والے عدالت میں چلے ہی جائیں اور وزرائے حکومت وہاں ہلکی پھلکی بات کر کے بلا کو اپنے گلے سے اتار پھینکنے کی کوشش کریں۔ مگر اس سے حقائق تبدیل نہ ہوں گے اور مملکتِ پاک میں فقہ جعفریہ والوں کے ذریعہ ایرانی مداخلت کے واقعات پر پردہ نہ ڈالا جا سکے گا۔

افکارِ معاصرین

تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ سے وفاقی وزیرِ اطلاعات کی اپیل

وفاقی وزیرِ اطلاعات و نشریات چوہدری حامد ناصر چٹھہ نے تحصیل وزیر آباد کے مختلف طبقوں کے ایک نمائندہ وفد سے گفتگو کرتے ہوئے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور بقاء کی خاطر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق مذہبی رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے معاملات کو سلجھانے میں حکومت سے بھرپور تعاون کریں اور امن و امان برقرار رکھیں۔ مرکزی وزیرِ اطلاعات و نشریات نے یہ اظہارِ خیال چونکہ کوئٹہ میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے فوراً بعد کیا ہے اس لئے گہرے غور و فکر اور سنجیدگی سے توجہ کرنے کے لائق ہے۔ جو بات مذکورہ بالا فقروں میں کہی گئی ہے وہ ہر محبِّ وطن پاکستانی اور دردمند مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ اچھے لوگوں کا شعار یہ ہوتا ہے کہ وہ اچھی بات سوچتے ہیں۔ کلمہ خیر کہتے ہیں اور حسنِ عمل اختیار کرتے ہیں۔ محبت و یگانگت دل میں جاگزیں ہو یا پورے معاشرے میں رچی بسی ہو، خوشبو کی طرح سب کو راحت و فرحت پہنچاتی ہے۔ نفرت و عناد کی راہ پر چل کر کبھی کوئی کامیابی اور سرخروئی کی منزل پر نہیں پہنچا۔ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات نے حکومتِ پاکستان کے ایک ذمہ دار ترجمان کی حیثیت سے یہ بھی فرمایا کہ :۔

"حکومت شیعہ فرقہ کے مطالبات کے ضمن میں قابلِ عمل فارمولا تیار کرنے میں کوشاں ہے اور وزیر اعظم جونیجو اس مسئلے کے حل میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔"

ہم سمجھتے ہیں ایک ذمہ دار سرکاری شخصیت کا ذمہ دارانہ اظہارِ خیال اس یقین دہانی کے لئے کافی ہے کہ جو فریق بھی اپنے معاملات کے سلسلے میں فکر و تردد کے جذبات رکھتا ہے وہ حقیقت پسندانہ نقطۂ نظر، تحمل اور اربابِ حل و عقد پر کامل اعتماد کا اظہار کرے تاکہ بالفاظ دیگر ضرورت سے زیادہ عجلت، مشکلات میں اضافہ نہ کرنے پائے، شاید یہی مستقبل کی تشویش اور منفی صورتِ حال کا احتمال ہے کہ وفاقی وزیرِ اطلاعات و نشریات نے یہ اپیل کرنے کی ضرورت بھی محسوس کی ہے کہ :۔

"اگر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے علمائے کرام اور دوسرے ذمہ دار افراد نے اس نازک صورتِ حال کو بہتر بنانے میں حکومت سے تعاون نہ کیا تو ملک دشمن عناصر اس صورتِ حال سے منفی فائدہ اٹھانے کی سازش کریں گے انہوں نے کوئٹہ میں ہونے والے واقعات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہیں ہو گا۔"

ہم وفاقی وزیرِ اطلاعات و نشریات جناب حامد ناصر چٹھہ کی اس اپیل اور نیک توقعات کی پُرزور تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ نظم و ضبط اور احترام باہمی میں ہی ہمارے ملک و ملت کا بہترین مفاد مضمر ہے۔ اور پاکستان کے دشمن عناصر تو ہمیشہ ایسے نازک مواقع کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ آپس میں بدگمانیاں پیدا کریں افواہوں کا بازار گرم کریں۔ اور خون خرابہ کرا کے دنیا بھر میں پاکستان کو رسوا کریں۔

دریں اثناء ایک اخباری اطلاع کے مطابق سانحۂ کوئٹہ کے دوران گرفتار کئے جانے والے ۲۸۰ افراد کو حکومت نے رہا کر دیا ہے۔ ظاہر ہے حکومت نے یہ فیصلہ خیر سگالی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرنے کے لئے کیا ہو گا۔ اس طرح کی پکڑ دھکڑ میں قصورداروں کے ساتھ بعض اوقات بے قصور لوگ بھی زد میں آ جاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں اس فیصلے سے جن افراد یا فریقوں کو فائدہ پہنچا ہے کم از کم انہیں ضرور حکومت کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ ایک نہایت اہم بات اس فیصلے میں یہ شامل ہے کہ ان میں جو غیر ملکی افراد شامل تھے ان میں سے کچھ کو مہاجر کیمپ پہنچا دیا گیا ہے اور ۲۳۱ افراد ایسے ہیں جن کو حکومتِ ایران کے حوالے کرنے کے لئے پاک و ایران سرحد پر تفتان پہنچا دیا گیا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر دالبندین نے غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہونے والے ایک سو دس ایرانی باشندوں کو جنہیں لیویز نے گرفتار کیا تھا واپس بھیج دیا ہے۔

یہ اطلاع نہایت اہمیت کی حامل ہے اور حکومتِ پاکستان جس قابلِ ذکر فیاضی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ ہمیں توقع ہے ہمسایہ ملک ایران اس کی قدر کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرے گا کہ ہماری مشکلات میں اضافہ نہ ہونے پائے۔

خطباتِ جُمعہ کے لیے

موضوعات کا سرکاری تعیّن

مطلوبہ مقاصد پورے ہونے کی توقع نہ رکھیں

صوبائی سیکریٹری وچیف ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف نے محکمہ اوقاف کے تحت کام کرنے والے سینئر علماء کرام کو ایسے موضوعات کی فہرست مرتّب کرنے کی ہدایت کی ہے جن پر خطباءِ مساجد نمازِ جمعہ کے اجتماعات میں روشنی ڈال سکیں تاکہ وہ غیر ضروری موضوعات پر تقاریر نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مساجد مقدّس مقامات ہیں اور غیر متعلقہ اُمور کو زیرِ بحث لانے کا پلیٹ فارم نہیں ہیں۔ (اپ پ ما)

ایسی ہی خبریں سابقہ "عوامی دَورِ آمریت" اور قبل ازیں عہدِ ایوّبی میں بھی اُڑتی رہی ہیں مگر کوئی حکمران اپنے اس ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا، مگر اس مرتبہ خبر کا لب و لہجہ بڑا سنجیدہ ہے اس لیے ممکن ہے محکمۂ اوقاف یہ کام کرگزرے، اِس کا فائدہ کسے پہنچے گا؟ محکمۂ اوقاف کے خطیبوں کو کہ ہر جمعہ تقریر کے لیے کتابوں کی ورق گردانی سے اُن کی جان چھوٹ جائے گی یا حکومت کو کہ اسے اپنے بارے میں دینی نقطۂ نگاہ سے ہونے والی تنقید کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اوقاف کے خطباء حضرات کو تو یقیناً اس سے سہولت حاصل ہو جائے گی مگر جہاں تک دُوسری بات کا تعلّق ہے اُس کے پورا ہونے کی خوش فہمی میں اربابِ اقتدار کو مبتلا نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ منبر و محراب سے ابھی تک کچھ ایسے لوگ ضرور وابستہ ہیں جن کے پیشِ نظر ملازمت یا تنخواہ و مشاہرہ نہیں اعلاء کلمۃ الحق اور دین کی سربلندی ہے۔ ان کی زبانوں کو حق کہنے سے روکنے کی کوشش کامیاب نہ ہوگی۔

انصار

ضروری اعلان

حضرت اقدس مولانا میاں محمد اجمل قادری دامت برکاتہم العالیہ کے سفرِ حج اور یورپی ممالک کے دورے پر تشریف لے جانے کی وجہ سے جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور میں درج ذیل علماء کرام نماز جمعۃ المبارک پڑھائیں گے۔ اور مجلس ذکر منعقد کرائیں گے۔

پروگرام

۸ راگست : جمعرات بعد نماز مغرب مجلس ذکر حضرت مولانا ظریف صاحب خلیفہ مجاز امام الھدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ

۹ راگست : جمعۃ المبارک محدثِ اعظم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم العالیہ

۱۵ راگست : جمعرات بعد نماز مغرب مجلس ذکر حضرت صوفی محمد یونس صاحب مدظلہ (راولپنڈی)

۱۶ راگست : جمعۃ المبارک حضرت صوفی محمد یونس مدظلہ،

۲۲ راگست : جمعرات بعد مغرب مجلس ذکر (آیت کریمہ) اور

۲۳ راگست : جمعۃ المبارک مفسّرِ قرآن پیرِ طریقت حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی دامت برکاتہم العالیہ خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

مُسافر فی سبیل اللہ کی موت محمُود ہے

مجاھد، حاجی، طالب العلم اور طالب رضاءِ الٰہی کی موت اس کے لیے باعثِ نجات وبلندیٔ درجات ہے

قطبِ عالم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا ایک خطبہ جمعہ

برادرانِ اسلام! آج کی معروضات کا عنوان موت ہے۔ آپ جانتے ہیں موت ایک ایسی چیز ہے جس کا تعلق ہر ایک انسان سے ہے۔ اس لیے موت کے متعلق جو ضروری معلومات ہیں ہر ایک انسان کو ان کا معلوم ہو جانا مفید اور نتیجہ خیز ہوگا۔

قولہٗ تعالیٰ:۔ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

سورہ المنافقون
رکوع ۲ پ ۲۸

(اے ایمان والو) اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تم کو روزی دی ہے۔ اس سے پہلے کہ کسی کو تم میں سے موت آجائے تو کہے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لیے ڈھیل کیوں نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں ہو جاتا۔

موت کی دو قسمیں

برادرانِ اسلام! اللہ تعالےٰ کا قرآن مجید میں اعلان ہے کہ ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں پیدا کی ہیں۔ اس قاعدے کے مطابق موت کی بھی دو قسمیں ہونی چاہئیں۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں غور سے دیکھا جائے تو واقعی موت کی بھی دو قسمیں نظر آتی ہیں۔ موت محمُود یا موت مذموم کہہ دیجیے یا اچھی اور بُری موت کہہ دیجیے۔ دونوں الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

موت محمود والوں کے اوصاف

قولہٗ تعالیٰ: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (سورہ الانعام رکوع ۲۰ پ ۸)

کہہ دو بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

نتیجہ

سیّد المرسلین خاتم النبیّین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی اور موت دونوں ہی محمود اور قابلِ رشک ہیں، اسی لیے آپؐ کی اُمّت کو آپؐ کا نمونہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنی موت محمود بنانا چاہے اسے اپنی

زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری بنانا چاہیئے

قولہ تعالےٰ وَمَنْ يُّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

سورۃ النساء پ۵ رکوع ۱۴

ترجمہ: اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور رسولؐ کی طرف ہجرت کرکے نکلے پھر اس کو موت پالے تو اللہ کے ہاں اُس کا ثواب ہو چکا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نتیجہ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکل کر باہر جاتے ہیں پھر اگر وہ مرجائیں تو اُن کا ثواب اللہ تعالےٰ انہیں ضرور دیں گے۔

اللہ تعالےٰ کی راہ میں سفر کرنے والے

۱۔ مجاھد جو اللہ تعالےٰ کے دین کی حفاظت کرنے کے لیے میدانِ جنگ میں جائے۔

۲۔ حاجی جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے حج کرنے کے لیے جائے۔

۳۔ عالم دین جو محض اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دین کی تبلیغ کے لیے جائے۔

۴۔ طالب العلم جو اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دین کا علم پڑھنے کے لیے جائے۔

علیٰ ہذا القیاس

۵۔ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کسی کام کے لیے گھر سے باہر جائے "فی سبیل اللہ" کہلائے گا مثلاً آجکل رضا کارانِ احرار سیلاب میں تباہ ہونے والے مسلمانوں کے مکانات تعمیر کرنے کے لیے باہر جاتے ہیں یہ بھی فی سبیل اللہ میں ہی شمار ہوں گے۔ جو شخص بھی فی سبیل اللہ سفر کرے اور اسی سفر میں موت آئے تو وہ موت محمود ہوگی۔

دُعا

اللہ تعالےٰ ہم سب مسلمانوں کو موت محمود سے دُنیا سے رخصت ہونے کی نعمت نصیب فرمائے۔ آمین۔

موت محمود کی اور قسمیں

عن جابر بن عتيك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله المطعون شهيد والغريق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون شهيد وصاحب الحريق شهيد والذى يموت تحت الهدم شهيد والمرأة تموت بجمع شهيد۔ (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی)

جابر بن عتیک سے روایت ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اللہ کی راہ میں قتل ہوجانے والے شہید کے سوا شہید کی اور سات قسمیں ہیں۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔ ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ مونیہ سے مرنے والا شہید ہے اور ہیضہ والا شہید ہے۔ جل کر مرنے والا شہید ہے اور وہ جو دب کر مرجائے شہید ہے اور عورت جو زچگی کی حالت میں مرجائے شہید ہے۔

موت مذموم

قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

(سورۃ البقرہ رکوع ۱۹)

بیشک جنہوں نے انکار کیا اور انکار ہی کی حالت میں مر بھی گئے تو

ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں اور سب لوگوں کی بھی۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے۔

الحاصل

حاصل یہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کے تسلیم کرنے سے انکار کرنے سے انسان لعنت کی موت مرتا ہے اور جہنم رسید ہوجاتا ہے۔ ہمارے پنجاب کے زمینداروں اور جائداد والوں کو اللہ ہدایت دے اور بیٹیوں اور بہنوں کو باپ کی جائداد سے حصہ دے دیں اور رواج کو ترک کردیں ورنہ لعنت کی موت ہوگی۔

قولہ تعالیٰ: وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ (سورۃ الانعام رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور اگر تو دیکھے جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھانے والے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا۔ اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں کے پڑھنے سے تکبر کرتے تھے۔

اس آیت سے حاصل یہ نکلا کہ جو لوگ احکام الٰہی کو تسلیم کرنے میں اپنی ذلت خیال کریں اور اسلام کی مخالفت کرنے میں اپنی عزت خیال کریں۔ اس قسم کے متکبرین کی موت مذموم ہوگی۔ مثلاً عام طور پر مسلمان ختنہ۔ منگنی شادی اور موت کے موقع پر خلاف شرع رسموں کو اپنی عزت خیال کرتے ہیں اور اتباع شریعت کو موجب توہین سمجھتے ہیں۔ چنانچہ شادی سے پہلے ڈھولک بجانا۔ باجہ بجانا۔ دولہا کے سر پر سہرا باندھنا وغیرہ رسمیں کافروں کی ہیں مگر ان کے ادا کرنے کو اپنی عزت اور ان کے ترک کرنے کو ذلت خیال کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوتی ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا ہوتی ہے۔ جن کی موت محمود ہوگی اُن کے حق میں قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی اور جن کی موت مذموم ہوگی، ان کے حق میں قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوگی۔ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ۔

آخرت کی باز پرس

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "(قیامت کے دن) انسان کے قدم (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ سکیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے

۱۔ عمر کن کاموں میں گنوائی؟
۲۔ جوانی کی توانائیاں کہاں صرف ہوئیں؟
۳۔ مال کہاں سے کمایا؟
۴۔ کہاں خرچ کیا؟
۵۔ جو علم اُسے حاصل ہوا، اُس پر اُس نے کہاں تک عمل کیا؟

مرسلہ
تہذیب اشرف

دعوتِ عمل

سید عبدالمنان شاہد

اُداس کیوں ہو ساتھیو؟

وہ ہمتیں، وہ ولولے، وہ اضطراب کیا ہوئے
وہ غلغلے وہ نعرہ ہائے انقلاب کیا ہوئے
ہم اتنے مضمحل نہ تھے!

ہزار بار زندگی سے اپنے رُخ کو موڑ کر
ہزار بار غیر حق کے بندھنوں کو توڑ کر
تمہارا قافلہ رہا ہے اہلِ حق کا ہم عناں
تمہاری جرأتیں رہیں ہمیشہ حق کی پاسباں
یہ دل گرفتگی ہے کیوں؟

میں جانتا ہوں شیطنت عُروج پر ہے آج کل
بہیمیت کا رقص و رنگ تیز تر ہے آج کل
یہ قہر، یہ تباہیاں، یہ ظلم یہ ستم بجا
یہ حادثاتِ بیش و کم یہ سیل رنج و غم بجا
پر اس طرح سے وقف حزن و یاس کیوں، ہو ساتھیو؟
اُداس کیوں، ہو ساتھیو؟

تم اس فشار شور و شر سے ہاؤ ہُو سے ڈر گئے
مصائبِ رہِ تلاش و جستجو سے ڈر گئے
قدم بڑھاؤ ساتھیو نظامِ حق کی راہ میں
ہزار نصرتیں نہاں تمہاری اک نگاہ میں
قدم بڑھاؤ ساتھیو — اُداس کیوں ہو ساتھیو؟

محمد عبید حسن صدیقی لکھیم پوری

ماوراء النہر کا
ہاشم مقنع
جھوٹا مدعی نبوت
اور اسلامی حکومت کے ہاتھوں اس کا عبرت ناک انجام

فخرِ موجودات سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صرف اپنی تیئس سالہ زندگی میں عرب کی حالت میں عظیم انقلاب برپا کر دیا، بدتہذیبی کو اسلامی سانچے میں ڈھال دیا۔ کوئی بڑے سے بڑا محرک اتنی قلیل مدت میں منزلِ مقصود پر نہ پہنچ سکا آج تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، دنیا کے گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ میں اسلام کا جھنڈا لہراتا نظر آرہا ہے۔ اس کے برخلاف دشمنانِ اسلام بھی پیدا ہوتے رہے اور انہوں نے اپنی ناپاک سازشوں کے ذریعہ اسلام کو نیست و نابود کرنے کی ان تھک کوششیں بھی کیں لیکن حق تعالےٰ کی طرف سے خود بخود ان کی سرکوبی کا انتظام ہوتا رہا۔ ابوجہل نے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا سرورِ دوجہاں پیکر رحم و کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی لیکن پھر حق تعالےٰ نے اُس کی سرکوبی کا انتظام فرمایا اور صرف دو مایہ ناز اسلام کے نونہالوں نے اُس کا کام تمام کرکے واصلِ جہنم کیا۔ غرض یہ کہ لوگ طرح طرح کی جدوجہد اسلام کے خلاف کرتے رہے اور ناکام ہوتے رہے۔ جب ہجری کی دوسری صدی بڑھتی ہوئی نصف کے قریب پہنچتی ہے تو عرب کے تختِ خلافت پر بنو عباسیہ کے تیسرے خلیفہ محمد مہدی متمکن ہو کر زمامِ حکومت سنبھالتے ہیں اور دوسری طرف ماوراءالنہر میں ہاشم نامی ایک شخص جھوٹی نبوت کا ڈنکا بجاتا ہے۔ جب وہ دَورِ شباب سے بغل گیر ہوا تو منطق، فلسفہ، سائنس وغیرہ پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔ وہ ذہین بھی بے حد تھا۔ ماوراءالنہر میں ظہور پذیر ہو کر دعوتِ نبوت کا علم بردار ہوا۔ وہاں کے کافر لامذہبیت جن کا دین تھا اُس کے متبع ہوگئے۔ دھیرے دھیرے اُس کے معتقدین کی جماعت میں اضافہ ہوتا رہا۔ پھر اپنے مریدین و متبعین کی کثرت کے بموجب پہلے ماوراءالنہر اس کے بعد خراسان پر قبضہ کرلیا اور خود قلعہ سیام میں قیام پذیر ہوا۔ جب حالات نے اس کا ساتھ دیا، مال و دولت کی فراوانی ہوئی تو خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا۔ چونکہ انتہائی نفرت انگیز اور قبیح الصورت تھا اس لیے اُس نے اپنے چہرہ پر سونے کا چہرہ بنوا کر لگا لیا تھا۔ اس کے اوپر سے سنہرا نقاب اوڑھے رہتا جس کی

بناء پر مقنع کے نام سے مشہور ہوگیا۔ کہتا تھا کہ وہ مسلمانوں کا خدا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا جو مالک و خالق ہے پہلے آدم کے قالب میں آیا تھا پھر نوح کے قالب میں آیا اور اب ہاشم کے قالب میں آگیا ہے۔ اس لیے میری خدائی کو مانو اور میرے سامنے سربسجود ہوجاؤ۔ اپنی جنت بنوائی جس میں طرح طرح کے ساز و سامان عجیب و غریب اشیاء مہیا کیں جن کو دیکھ کر لوگ حیرت و استعجاب کے مجسم بن جاتے تھے۔ خوبصورت سے خوبصورت حوریں جمع کیں۔ دنیا کے کونہ کونہ میں جہاں بھی معلوم ہوتا تھا کہ فلاں جگہ نہایت ہی حسین وجمیل عورت ہے فوراً اپنے مریدین کو بھیج کر طوعاً و کرہاً منگواتا تھا اور حور بنا کر جنت میں داخل کرتا تھا۔ اس کی جنت کو دیکھ کر لوگ مفتون و مدہوش ہوجاتے تھے اور بد عقل بلا جھجک مقنع کو خدا ماننے کے لیے تیار ہوجاتے تھے۔ ماوراء النہر کے بعض وہ کچے مسلمان جو عیش پرست اور عجائب پسند تھے اس کے دام فریب میں پھنس کر اس کے معتقدین کے حلقے میں داخل ہوگئے۔ اس نے اپنے ستارے اپنا آسمان اپنا چاند بھی بنایا تھا جو تاریخ میں ماہِ نخشب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنی دوزخ بھی بنوائی جس میں اُس کو خدا نہ ماننے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی جاتی تھیں۔ دہکتی ہوئی آگ میں جھونکا جاتا تھا۔ لوہے کی سلاخیں حد درجہ تیز گرم کرکے ان کی آنکھوں میں بے دھڑک گھونپ دی جاتی تھیں۔ ایسی ایسی تکلیفیں مسلمانوں کو یہاں دی جاتیں جن کو سُن کر پتھر دل بھی بے ساختہ تڑپ اٹھتے۔ لیکن جب جور و ظلم حد سے تجاوز کرگیا تو حق تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش سے اُبل پڑا اور خلیفہ محمد مہدی کو مقنع کے دعوی اور مسلمانوں پر طرح طرح کی ستم رانیوں کی اطلاع پہنچتی ہے تو خبر سُن کر خلیفہ تھرا جاتے ہیں۔ بدن پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔ فوراً مقنع کی سرکوبی کے لیے لشکر جرار روانہ کرتے ہیں جو مقنعی فوج کو شکست دیتا ہُوا ماورالنہر اور خراسان کو فتح کرتا ہُوا قلعہ بسیام میں داخل ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے قلعہ بسیام میں داخل ہونے کی اطلاع جب مقنع کو پہنچتی ہے تو چہرہ پر بدحواسی چھا جاتی ہے اور بے تابانہ تیزاب کے حوض کی طرف یہ کہتا ہُوا دوڑتا ہے کہ اب زمین پر خدا کے رہنے کی ضرورت نہیں آسمان پر جانے کا وقت آگیا ہے۔ تیزاب کے حوض کے پاس پہنچ کر فوراً تیزاب کے حوض میں کودتا ہے لیکن عین کودتے وقت مسلمانوں کے سالارِ اعظم سعید آجاتے ہیں اور پھرتی کے ساتھ اُس کا سر تلوار پر رکھ لیتے ہیں پھر اُس کے مریدین خاص و معتقدین کو دکھلا کر کہتے ہیں کہ یہ وہی کریہہ الصورت ہے جس کو تم لوگ خدا مانتے تھے۔ بعدہٗ اس کا سر دارالسلطنت خلیفہ محمد مہدی کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ اس طرح اس کا حسرتناک انجام ہُوا اور مسلمانوں کو اُس کے عذاب سے نجات حاصل ہوئی۔ وہ لوگ جو اس کو خدا مان بیٹھے تھے پکے سچے مسلمان ہوگئے۔

بشکریہ۔ طیب دیوبند

حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

آدمی بوڑھا ہوجاتا ہے اور اس میں دو خصلتیں جوان ہوجاتی ہیں، حرص اور لمبی امید۔

سنبھل اے ابنِ آدم جادۂ آرام پیری میں
ہوا و حرص ہوتے ہیں جوان ایام پیری میں

حضرت مولانا عبید اللہ انور نور اللہ مرقدہٗ

ایک درویش ایک صوفی باصفا جاتا رہا
بے وفا دنیا کا مردِ باوفا جاتا رہا

دم بخود، حیران و سرگرداں ہیں اہلِ کارواں
کیا کہیں روح و بدن کا رہنما جاتا رہا

عمر بھر پرچم وہ لہراتا رہا اسلام کا
وہ نظامِ مصطفےٰؐ کا آشنا جاتا رہا

دی اذاں بُت خانۂ دنیا میں اس نے عمر بھر
اِک نیا جذبہ ہمیں کرکے عطا جاتا رہا

خواہشوں کی اُلجھی اُلجھی ڈور سُلجھے کس طرح؟
حیف ہے یارو کہ وہ عُقدہ کُشا جاتا رہا

ہوں کروڑوں رحمتیں اس کی لحد پر تا ابد
آہ! محبوبِ حبیبِ کبریا جاتا رہا

اہلِ باطن، اہلِ دل، اہلِ نظر، اہلِ قلم
رو رہے ہیں ایک مردِ باوفا جاتا رہا

۵ +
۱۹۸۰
۱۹۸۵

راشد شکور
سیالکوٹ

حاجی
کمال الدین
صاحب

حضورؐ کے صحابہؓ پر
دشمنانِ اسلام کے جور و ستم

سنہ ۱۱ نبوت کے موسم حج کا ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی تاریکی میں شہر مکہ سے چند میل پرے مقام عقبہ پر جو مقام الحرا اور منیٰ کے درمیان واقع ہے لوگوں کو باتیں کرتے سُنا۔ اس آواز پر خدا کا نبیؐ ان لوگوں کے پاس پہنچا۔ یہ چھ آدمی تھے اور یثرب سے آئے تھے۔ ان کے سامنے حضورؐ نے خدا کی عظمت و جلال کا بیان شروع کیا۔ ان کی محبت کو خدا کے ساتھ گرمایا۔ بُتوں سے اُن کو نفرت دلائی۔ نیکی اور پاکیزگی کی تعلیم دے کر گناہوں اور بُرائیوں سے منع فرمایا۔ قرآن شریف کی تلاوت فرما کر ان کے دلوں کو روشن کیا۔ یہ لوگ اگرچہ بُت پرست تھے لیکن انہوں نے اپنے شہر کے یہودیوں کو بارہا یہ ذکر کرتے ہوئے سُنا تھا کہ ایک نبیؐ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ جلد ۱ صـ ۳۰۳ زاد المعاد

اس تعلیم سے وہ اُسی وقت ایمان لے آئے اور جب اپنے وطن کو لوٹ کر گئے تو دینِ حق کے سچے مبلغ بن گئے۔ وہ ہر ایک کو یہ خوشخبری سناتے تھے کہ وہ نبیؐ، جس کا تمام عالم کو انتظار تھا، آ گیا۔ ہمارے کانوں نے اُسؐ کا کلام سُنا۔ ہماری آنکھوں نے اُس کا دیدار کیا اور اُسؐ نے ہم کو اس زندہ رہنے والے خدا سے ملا دیا ہے کہ دُنیا کی زندگی اور موت اب ہمارے سامنے ہیچ ہے۔

ان لوگوں کے بشارت لے جانے کا نتیجہ یہ ہُوا کہ یثرب میں گھر گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہونے لگا اور اگلے سال سنہ ۱۲ نبوت میں یثرب کے بارہ باشندے مکہ میں حاضر ہُوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے دولتِ ایمان حاصل کی۔ ان لوگوں نے جن باتوں پر حضورؐ سے بیعت کی تھی وہ یہ ہیں:

۱۔ ہم خدائے واحد کی عبادت کیا کریں گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں بنائیں گے۔

۲۔ ہم چوری اور زناکاری نہیں کریں گے۔

۳۔ ہم اپنی اولاد (لڑکیوں) کو قتل نہیں کریں گے۔

۴۔ ہم کسی پر جھوٹی تہمت نہیں لگائیں گے۔ اور نہ کسی کی چغلی کیا کریں گے۔

۵۔ ہم نبیؐ کی اطاعت ہر ایک اچھی بات میں کیا کریں گے۔

جب یہ لوگ واپس جانے لگے تو حضورؐ نے اُن کی تعلیم کے لیے مصعب بن عمیرؓ کو ساتھ کر دیا۔ یہ مصعبؓ امیر گھرانے کے لاڈلے بیٹے تھے۔ جب گھوڑے پر سوار ہو کر نکلتے تو آگے پیچھے غلام چلا کرتے۔ بدن پر دو سو روپے سے

کم کی پوشاک کبھی نہ پہنتے، مگر جب اُن کو اسلام کے طفیل رُوحانی عیش حاصل ہُوا تب ان جسمانی آرائشوں اور نمائشوں کو انہوں نے بالکل ترک کر دیا تھا۔ جن دنوں یہ مدینہ میں دین کی منادی اور اسلام کی تبلیغ کیا کرتے تھے اُن دنوں اُن کے کندھوں پر صرف کمبل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہوتا تھا جسے اگلی طرف سے کیکر کے کانٹوں سے اٹکا لیا کرتے تھے۔

حضرت مصعبؓ مدینے میں اسعد بن زرارہؓ کے گھر جا کر اُترے تھے اور اُنؓ کو مدینہ والے المقری (طبری صـ ۲۳۵) یعنی پڑھانے والا، استاد کہا کرتے تھے۔ ایک دن مصعبؓ، اسعدؓ اور چند مسلمان یہ غور کرنے کے لیے جمع ہُوئے کہ بنی عبد الاشہل اور بنی ظفر میں کیونکر اسلام کی منادی کی جائے۔ سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر ان قبائل کے سردار تھے اور ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ انہیں بھی خبر ہوئی۔ سعد بن معاذ نے اسید بن حضیر سے کہا تم کس غفلت میں پڑے ہوئے ہو۔ دیکھو یہ دونوں ہمارے گھروں میں آ کر ہمارے بے وقوفوں کو بہکانے لگے۔ تم جاؤ انہیں جھڑک دو اور کہہ دو کہ ہمارے محلّوں میں پھر کبھی نہ آئیں۔ میں خود الیسا کرتا مگر اس لیے خاموش ہوں کہ اسعدؓ میری خالہ کا بیٹا ہے۔

اسید بن حضیر اپنا ہتھیار لے کر روانہ ہُوا۔ اسعدؓ نے مصعبؓ کو کہا۔ دیکھو یہ قبیلے کا سردار آ رہا ہے۔ خدا کرے کہ وہ تیری بات مان جائے۔

مصعبؓ نے کہا کہ اگر وہ آ کر بیٹھ گیا تو میں اس سے ضرور کلام کروں گا۔ اتنے میں اسید آ پہنچا اور کھڑا کھڑا گالیاں دیتا رہا اور یہ بھی کہا کہ تم ہمارے احمق نادان لوگوں کو پھسلانے آئے ہو۔

مصعبؓ نے کہا کاش آپ بیٹھ کر کچھ سن لیں۔ اگر پسند آئے قبول فرمائیں۔ ناپسند ہو تو اسے چھوڑ دیں۔

اسید نے کہا خیر کیا مضائقہ ہے۔

مصعبؓ نے سمجھایا کہ اسلام کیا ہے اور پھر اُسے قرآن مجید بھی پڑھ کر سُنایا۔ اسید نے سب کچھ چُپ چاپ سُنا۔ بالآخر کہا۔ ہاں یہ تو بتاؤ کہ جب کوئی تمہارے دین میں داخل ہونا چاہتا ہے تو تم کیا کرتے ہو؟

انہوں نے کہا نہلا کر کپڑے پاک پہنا کر کلمۂ شہادت پڑھا دیتے ہیں اور دو رکعت نفل پڑھوا دیتے ہیں۔

اسید اٹھا۔ کپڑے دھوئے۔ کلمۂ شہادت پڑھا اور نفل ادا کیے۔ پھر کہا میرے پیچھے ایک اور شخص ہے۔ اگر وہ تمہارا پیرو ہو گیا تو پھر تمہارا کوئی مخالف نہ رہے گا اور میں ابھی جا کر تمہارے پاس اُسے بھیج دیتا ہوں۔

اسید یہ کہہ کر چلا گیا۔ ادھر سعد بن معاذ اس کے انتظار میں تھا۔ دُور سے چہرہ دیکھتے ہی بولا۔ دیکھو اسید کا وہ چہرہ نہیں جو جاتے وقت تھا۔ جب اسید آ بیٹھا تو سعد نے پوچھا کہ کیا ہُوا؟

اسید بولا، میں نے انہیں سمجھا دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے منشا کے خلاف نہ کریں گے۔ مگر وہاں تو ایک اور حادثہ پیش آیا۔ بنو حارثہ وہاں آ گئے تھے۔ اور وہ اسعد بن زرارہ کو اس لیے قتل کرنے پر آمادہ نہیں کہ وہ تیرا بھائی ہے۔

یہ سُن کر سعد بن معاذ غصّے میں بھر گیا اور اپنا حربہ سنبھال کر کھڑا ہو گیا۔ اُسے ڈر تھا کہ بنو حارثہ اس کے بھائی کو نہ مار ڈالیں۔ اس نے چلتے وقت یہ بھی کہا کہ اسید! تم تو کچھ کام بھی بنا کر نہ آئے۔

سعد وہاں پہنچا۔ دیکھا کہ مصعب رضؓ و اسعد رضؓ دونوں باطمینان بیٹھے ہوئے ہیں۔ سعد سمجھا کہ اسید نے مجھے ان کی باتیں سننے کے لیے بھیجا ہے۔ یہ خیال آتے ہی گالیاں دینے لگا۔ اور اسعد کو یہ بھی کہا کہ اگر میرے تمہارے درمیان قرابت نہ ہوتی تو تمہاری کیا مجال تھی کہ ہمارے محلّے میں چلے آتے۔

اسعد نے مصعب رضؓ سے کہا دیکھو یہ بڑے سردار ہیں اور اگر ان کو سمجھا دو تو پھر کوئی دو آدمی بھی تمہارے مخالف نہ رہ جائیں گے۔

مصعب رضؓ نے سعد سے کہا آیئے بیٹھ جایئے، کوئی بات کریں۔ ہماری بات پسند آئے تو قبول کیجئے، ورنہ انکار کیجیے۔

سعد حربہ رکھ کر بیٹھ گیا۔ مصعب رضؓ نے اُس کے سامنے اسلام کی حقیقت بیان کی اور قرآن مجید بھی سُنایا۔ آخر سعد نے بھی وہی سوال کیا جو اسید نے کیا تھا۔ الغرض سعد اٹھا یا، نہایا، کپڑے دھوئے، کلمہ پڑھا۔ نفل ادا کیے اور ہتھیار لے کر اپنی مجلس میں واپس آیا۔ آتے ہی اپنے قبیلے کے لوگوں کو پکار کر کہا۔

اے بنی عبد الاشہل! تم لوگوں کی میرے بارے میں کیا رائے ہے؟

سب نے کہا۔ تم ہمارے سردار ہو، تمہاری رائے، تمہاری تدبیر بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہے۔

سعد رضؓ بولا، سنو خواہ کوئی مرد ہے یا عورت، میں اس سے بات کرنا حرام سمجھتا ہوں جب تک کہ وہ خدا اور رسولؐ پر ایمان نہ لائے۔

اس کے کہنے کا یہ اثر ہُوا کہ اس قبیلے میں شام تک کوئی مرد اسلام سے خالی نہ رہا اور تمام قبیلہ ایک دن میں مسلمان ہوگیا۔

مصعب رضؓ کی تعلیم سے اسلام کا چرچا اسی طرح انصار کے تمام قبیلوں میں پھیل گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اگلے سال ۱۳ سنہ نبوّت میں ۳۷ مرد دو عورتیں یثرب کے قافلے میں مل کر مکہ آئے۔ ان کو یثرب کے اہلِ ایمان نے اس لیے بھی بھیجا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر میں آنے کی دعوت دیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منظوری حاصل کریں۔

یہ راست بازوں کا گروہ اسی متبرک مقام پر جہاں دو سال سے اس شہر یثرب کے مشتاق حاضر ہُوا کرتے تھے۔ رات کی تاریکی میں پہنچ گیا اور خدا کا برگزیدہ رسولؐ بھی اپنے چچا عباس رضؓ کو ساتھ لے کر وہاں جا پہنچا۔ طبری ص ۲۴۴

حضرت عباس رضؓ نے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) اس وقت ایک بات کام کی کہی۔ وہ یہ کہ لوگو تمہیں معلوم ہے کہ قریشِ مکہ محمدؐ کے جانی دشمن ہیں۔ اگر تم ان سے کوئی عہد و اقرار کرنے لگو تو پہلے سمجھ لینا کہ یہ نازک اور مشکل کام ہے۔ محمدؐ سے عہد و پیمان کرنا سرخ و سیاہ لڑائیوں کو دعوت دینا ہے۔ جو کچھ کرو، سوچ سمجھ کر کرو۔ ورنہ بہتر ہے کہ کچھ بھی نہ کرو۔ (سُرخ لڑائی سے مراد سخت خونریز لڑائی اور سیاہ لڑائی سے تاریک انجام والی لڑائی مراد ہے)۔ ان راست بازوں نے عباسؓ کو کچھ بھی جواب نہ دیا۔ ہاں حضورؐ سے عرض کیا کہ کچھ ارشاد فرمائیں۔ حضورؐ نے ان کو خدا کا کلام جو خدا کا پیغام انسان کی طرف تھا۔ پڑھ کر سنایا جس کے سننے سے وہ ایمان کے نور سے بھرپور ہو گئے۔ ان سب لوگوں نے عرض کی کہ خدا کا نبیؐ ہمارے شہر میں چل بسے تاکہ ہمیں پورا پورا فیض حاصل ہو سکے۔ حضورؐ نے فرمایا:

۱۔ کیا تم دینِ حق کی اشاعت میں میری پوری پوری مدد کرو گے؟۔

۲۔ اور جب میں تمہارے شہر میں جا بسوں، کیا تم میری اور میرے ساتھیوں کی حمایت اپنے اہل و عیال کی مانند کرو گے؟

ایمان والوں نے پوچھا، ایسا کرنے کا ہم کو معاوضہ کیا ملے گا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت (جو نجات اور خدا کی خوشنودی کا محل ہے)۔

ایمان والوں نے عرض کیا۔ اے خدا کے رسولؐ، یہ تو ہماری تسلی فرما دیجیے کہ حضورؐ ہم کو کبھی چھوڑ تو نہ دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میرا جینا، میرا مرنا تمہارے ساتھ ہو گا۔

اس آخری فقرے کا سننا تھا کہ عاشقانِ صداقت عجب سُرور و نشاط کے ساتھ جاں نثاری کی بیعت اسلام کرنے لگے۔ براء بن معرورؓ وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اس شب سب سے پہلے بیعت کی تھی۔

ایک شیطان نے پہاڑ کی چوٹی سے یہ نظارہ دیکھا اور چیخ کر اہلِ مکہ کو پکار کر کہا، لوگو! آؤ، دیکھو کہ محمدؐ اور اُس کے فرقے کے لوگ تم سے لڑائی کے مشورے کر رہے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا تم اُس کی آواز کی پرواہ نہ کرو۔

عباس رضؓ بن عبادہ رضؓ نے کہا، اگر حضورؐ کی اجازت ہو تو ہم کل ہی مکہ والوں کو اپنی تلوار کے جوہر دکھا دیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مجھے جنگ کی اجازت نہیں۔ زاد المعاد جلد ۱ ص ۳۰۴

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے بارہ شخصوں کا انتخاب فرمایا اور ان کا نام نقیب رکھا اور فرمایا کہ جس طرح عیسیٰؑ بن مریم نے اپنے لیے بارہ شخصوں کو چن لیا تھا اسی طرح میں بھی انتخاب کرتا ہوں تاکہ تم اہلِ یثرب میں جا کر دین کی اشاعت کرو اور میں مکہ والوں میں خود کام کروں گا۔ ان کے نام یہ ہیں:

قبیلہ خزرج کے ۹، اسعد بن زرارہ، رافع بن[۲] مالک، عبادہ بن[۳] صامت (یہ تینوں عقبہ اولیٰ میں بھی تھے) سعد بن[۴] ربیع، منذر بن[۵] عمرو، عبداللہ بن[۶] رواحہ، براء بن[۷] معرور، عبداللہ بن[۸] عمرو بن حرام، سعد بن[۹] عبادہ۔ قبیلہ اوس کے تین۔ اسید بن حضیر، سعد بن[۲] خثیمہ، ابوالہیثم بن تیہان

زاد المعاد جلد ۱ ص ۳۰۴

انگریزوں کے فیصلے

امام الاتقیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں۔

سیاسی مقدمات میں انگریز پہلے ہی سے یہ فیصلہ کر لیتا تھا کہ اس مقدمہ کے ملزم کو یہ سزا دینی ہے اس کے بعد مقدمہ چلاتا تھا تاکہ ملزم کی تسلّی ہو جائے کہ میرا فیصلہ عدالت سے انصاف پر مبنی ہوگا۔ ادھر مجسٹریٹ کو ہدایت ہوتی تھی کہ مقدمہ چلاؤ مگر فیصلہ وہ کرنا جو حکومت پہلے کر چکی ہے۔ مثلاً تحریکِ کشمیر میں میرے خلاف سرکاری گواہ آکر بیان (مجسٹریٹ کے سامنے) دیتا ہے کہ تقریباً ۲½ مہینے ہوئے میں نے چوک وزیر خان میں احمد علی کی ایک تقریر سُنی تھی جو حکومتِ برطانیہ کے خلاف سخت تقریر کر رہا تھا۔ یہ مقدمہ بورسٹل جیل کے اندر چل رہا تھا۔ میں نے مجسٹریٹ سے کہا کہ "یہ گواہ دو غلط بیانیاں کر رہا ہے پہلی یہ کہ میں نے عمر بھر کبھی وزیر خاں کے چوک میں تقریر نہیں کی دوسرا یہ کہتا ہے کہ ۲½ مہینے ہوئے ہیں کہ میں نے اسکی تقریر سُنی ہے حالانکہ مجھے تقریباً ۴ ماہ بورسٹل جیل میں لئے ہوئے ہو گئے ہیں۔ باوجود اس غلط بیانی کے مجھے سزا دی گئی اور اولڈ جیل ملتان بھیج دیا گیا۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور کا کراچی میں ورود مسعود

- مسجد یوسفی میں مجلسِ ذکر
- منصور احمد صدیقی کی دعوت ولیمہ
- جامعہ انوار القرآن میں خطاب
- پروفیسر غفور احمد سے ملاقات
- جامعہ قاسمیہ ہاشمیہ میں جانشین شیخ التفسیر کانفرنس

امیر انجمن خدام الدین لاہور حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری زاد اللہ مجدہٗ ۱۹ مئی کو مجوزہ پروگرام کے مطابق کراچی پہنچے۔ گو بیمار چورنگی کے قریب واقع مسجد یوسفی خدام الدین میں نماز مغرب کے بعد مجلسِ ذکر منعقد ہوئی جس میں تشنگانِ بادہ ذکر و فکر والہانہ عقیدت سے شریک ہوئے۔ محترم حضرت حاجی محمد یوسف صاحب مدظلہٗ جناب بشیر رانا، جناب شمیم مرزا جناب محمد ابراہیم گابا کے علاوہ دیگر بہت سے احباب بھی سارے دن کی بارش کے باوجود دُور دُور سے تشریف لے آئے تھے۔ مجلسِ ذکر کے بعد سب نے حضرت میاں صاحب سے شرفِ ملاقات پایا اور کراچی تشریف آوری پر اُن کا تہہِ دل سے خیر مقدم کیا۔ جانشین امام الھدیٰ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے شرکائے مجلسِ ذکر، خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ سے علاقۂ عقیدت اور نسبتِ سلسلہ رکھنے والے جملہ حضرات اور پورے عالمِ اسلام کی بھلائی اور فلاح و ترقی اور تمام انسانوں کی ہدایتِ کاملہ کے لیے دُعا فرمائی۔

دعوتِ ولیمہ میں شرکت

نمازِ عشاء کے فوری بعد آپ گلشنِ اقبال کے ایک شادی گھر میں جلوہ افروز ہوئے جہاں پاکستان کے کہنہ مشق دانشور صحافی اور تحریک اصلاح ابلاغ عامہ پاکستان کے صدر جناب اقبال احمد صدیقی کے فرزند جناب منصور احمد صدیقی کی ایک روز قبل شادی خانہ آبادی کے بعد آج دعوتِ ولیمہ مسنونہ کی پُرشکوہ تقریب منعقد ہو رہی تھی۔ حضرت میاں صاحب لاہور سے خصوصی طور پر اسی پُرمسرّت تقریب میں شرکت کے لیے تشریف لائے تھے۔ جناب اقبال احمد صدیقی اور اُن کے فرزندان گرامی کے علاوہ حضرت مولانا فیض محمد فیض نقشبندی محترم حاجی ضیاء الدین آف فیصل آباد، حضرت مولانا حافظ قاری محمد ایوب، السیّد نجمی جیلانی، جناب شیخ انوار احمد، قاری محمد مسلم غازی اور جناب سلطان صالحین نے حضرت میاں صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر جناب پروفیسر غفور احمد، علامہ حضرت شاہ بلیغ الدین محترم حافظ حکیم محمد سعید، محترم الحاج حافظ فرید الدین احمد الوجیہ حضرت مولانا ریاض الدین صاحب سہروردی جناب فصیح الدین سہروردی اور جناب میر جاوید الرحمٰن نے بھی حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری سے ملاقات کی اور اُن کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اگرچہ یہ شادی اور دعوت ولیمہ کی تقریب تھی لیکن جناب اقبال احمد صدیقی کی شرافت و صداقت سے مملو محبت بھری دعوت نے ملک کی نامور دینی، سیاسی، سماجی علمی اور ادبی شخصیات کو جمع کر کے اس تقریب کی رونق کو پُروقار اور باعظمت بنا دیا تھا۔ ان کے اعزہ و اقارب اور دیگر حضرات کے علاوہ اس تقریب میں حضرت مولانا محمد آصف قاسمی، جناب محمود اعظم فاروقی، جناب سیّد محمود احمد مدنی اور رکن قومی اسمبلی مولانا شاہ تراب الحق کے سیکرٹری جناب حنیف بو نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب سے جناب پروفیسر غفور احمد اور ممبر قومی اسمبلی حضرت علامہ شاہ بلیغ الدین نے متعدد موضوعات پر گفتگو کی اور یہ تقریب کلام و طعام کے بعد ملک و ملت کی بھلائی اور جناب منصور احمد صدیقی کی خانہ آبادی کے لیے نیک تمناؤں اور دُعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا۔

رات کو حضرت میاں صاحب نے ناظم آباد میں محترم جناب بشیر احمد رانا کے دولت کدہ پر آرام فرمایا اور ہفتے کے روز حسب وعدہ نماز فجر عثمانیہ مسجد عثمانیہ کالونی میں جا کر ادا فرمائی۔

ہفتہ کے روز دوپہر گیارہ بجے حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی، مہتمم جامعہ انوار القرآن اور مولانا حسین احمد صاحب درخواستی عثمانیہ کالونی میں جناب حاجی محمد سرفراز صاحب کی اقامت گاہ پر تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹہ تک حضرت میاں صاحب سے آپ نے ملاقات فرمائی۔ نماز ظہر کے بعد کراچی کی متعدّد دینی شخصیات نے فون پر حضرت میاں صاحب سے ان کی خیریت دریافت کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ سندھ اسمبلی کے رکن اور پاکستان سُنی اتحاد کے سربراہ الحاج مولانا محمد زکریا صاحب نے بھی حضرت میاں صاحب کی بذریعہ فون متعدد امور پر گفتگو ہوئی۔

پروفیسر غفور احمد سے ملاقات

شام چار بجے کے قریب معروف سیاسی رہنما جناب پروفیسر غفور احمد کے گھر پر فیڈرل 'بی' ایریا میں حضرت میاں صاحب نے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی گفتگو میں ملک کی موجودہ غیر یقینی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہُوئے محبِّ وطن اور دینی عناصر کے مابین اتحاد و تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ پروفیسر صاحب نے "عوامی آمریت" کے سابقہ دور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمہما اللہ کی جرأت مندانہ جدّوجہد اور عظیم دینی و ملّی خدمات کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔

جامعہ انوار القرآن میں خطاب

شام پانچ بجے حضرت میاں صاحب نارتھ کراچی میں کراچی کی جدید اور معروف دینی درسگاہ جامعہ انوار القرآن میں حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی کے ہمراہ تشریف لائے تو جامعہ کے اساتذہ اور جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے رہنما جناب صوفی عبدالحنان صاحب، قاری نور محمد

صاحب اور دیگر راہنماؤں نے اُن کا خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ طلباءِ جامعہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔

"دینی تعلیمات کی برکات سے مستفید ہونے، وطن و ملّت کی خدمت کا خود کو اہل بنانے، اسلام کا سچا مبلّغ و مجاہد بننے کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم دل جمعی کے ساتھ محنت اور لگن سے تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اساتذہ کا صمیم قلب سے احترام کرے اور اُن کے سامنے عقیدت و ادب کی پلکیں ہر وقت جھکائے رکھے۔ خود تکالیف اور مصائب جھیل کر بھی ان کی راحت و آرام کا خیال کرے"۔

حضرت میاں صاحب نے اس سلسلہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی اپنے شیخ اور استاذ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ سے عقیدت و محبت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہ کس طرح جزیرہ مالٹا میں عہد اسیری کے دوران حضرت شیخ الہندؒ کے لیے تکالیف اور مصائب جھیلتے رہے۔

نماز مغرب حضرت میاں صاحب نے غفوری مسجد سولجر بازار میں آ کرادا فرمائی جہاں کئی افراد نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ ایک سفید ریش بزرگ کے دریافت کرنے پر جب میں نے بتایا کہ آنے والے نوجوان بزرگ مہمان شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پوتے ہیں تو وہ فرطِ جذبات سے بے قابو ہو کر دوڑے اور حضرت میاں صاحب سے مصافحہ کر کے اُن سے دعا کی خواست گار ہوئے۔

اس موقعہ پر محترم جناب شمیم مرزا کی طرف سے دیے گئے عشائیے میں حضرت میاں صاحب نے شرکت کی اور 'اخبار جہاں' کی مجلس ادارت کے سینئر رکن جناب انور علی کو 'اخبار جہاں' کے لیے خصوصی انٹرویو دیا۔ یہ انٹرویو ہفت روزہ 'اخبارِ جہاں' میں اشاعت کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ قارئین خدام الدین کی خدمت میں بھی پیش کر دیا جائے گا۔

جانشین شیخ التفسیر کانفرنس

نارتھ کراچی میں جامعہ قاسمیہ ہاشمیہ کے زیر اہتمام امام الہدیٰ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ کی یاد میں نماز عشاء کے بعد جانشین شیخ التفسیر کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا صاحبزادہ میاں اجمل قادری نے فرمائی۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور قدس سرہٗ کی دینی و ملّی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے میں حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی، راقم الحروف، مولانا فیض محمد فیض نقشبندی مہتمم جامعہ قاسمیہ ہاشمیہ حاجی ضیاء الدین صاحب، مولانا عمر حیات ہمدانی اور مولانا عبد الرحمٰن جامی بھی شامل تھے۔

مقررین نے حضرت اقدس جانشین شیخ التفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا مفسرِ قرآن حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ، حضرت مجدد الف ثانی، امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی فکر دعوت کے داعی اور انگریزی استعمار کے خلاف جہاد کرنے والے علماء حق کے قافلہ حریت کے قائد و سالار تھے۔ ان کی زندگی عزم و عمل سے عبارت تھی۔ وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے دینی جذبوں اور سلسلۂ جہاد کے وارث تھے۔ وہ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام حیات کا اقتدار قائم کرنے کے لیے آخر دم تک جدّ و جُہد کرتے رہے انہوں نے ظالم اربابِ اقتدار اور بے دین سیاست کاروں سے کبھی مصالحت نہ کی۔ وہ ظلم و ناانصافی کے خاتمہ کے لیے طاغوتی قوتوں کے خلاف ہمیشہ برسرِ پیکار رہے اور انہوں نے حق کا

باقی ص پر

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کے سالانہ امتحانات کے نتائج

درجہ عالمیہ حسب سابق امسال بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ جامعات کے درجہ عالمیہ کا سالانہ امتحان ۶ شعبان سے ۱۱ شعبان ۱۴۰۵ھ تک وفاق کے تحت منعقد ہوا۔ ایک ہزار باون طلبہ کو رولنمبر جاری کر دئے گئے۔ ان میں سے سترہ طلبہ درجہ ممتاز میں ۹۰ طلبہ درجہ جید جدا میں ۲۴۲ طلبہ درجہ جید میں ۲۶۲ طلبہ درجہ مقبول میں اور ۴ طلبہ صحیح بخاری اور جامع ترمذی کے ضمنی امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ۶۷ طلبہ ضمنی آئے ۱۸ طلبہ غیر حاضر اور ۲۷۳ طلبہ ناکام ہوئے ۹ طلبہ کا نتیجہ کالعدم اور ۶ طلبہ کا نتیجہ موقوف کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ ۶۴.۹۲٪ رہا۔

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی صلاح الدین۔ بن مولانا سراج الدین ڈیروی رول نمبر(۱) ۶۰۰ میں سے ۵۰۳ نمبر لے کر اول نمبر کامیاب ہوئے۔

نصرت العلوم گوجرانوالہ کے مولوی عبدالجبار۔ بن عبدالستار ضلع بھکر رول نمبر(۶۱۰) ۴۷۰ نمبر لے کر دوم آئے۔

اور جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے مولوی محمد اسماعیل۔ بن عبدالمالک بہاولپوری رول نمبر (۴۶۷) ۴۵۵ نمبر لے کر سوم آئے۔ فللہ الحمد۔

محمد انور شاہ غفرلہ

ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

۲۴ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ ۱۳ جولائی ۱۹۸۵ء

درجہ ممتاز میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رولنمبر

ممتاز: ۱، ۲۸، ۶۶، ۶۱۰، ۷۵۱، ۹۵۶، ۹۷۰، ۲۱۱، ۳۵۱، ۳۶۳، ۴۶۷، ۴۶۸، ۹۷۱، ۹۸۱، ۹۸۸، ۹۳۰،

۹۳۱۔

درجہ جید جداً میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رولنمبر:

جید جداً: ۶، ۷، ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۳۹، ۷۱، ۸۰، ۸۵، ۱۰۸، ۱۷۳، ۱۸۲، ۱۸۳، ۲۱۰، ۲۲۲، ۳۷۳، ۳۸۸، ۳۹۱، ۳۶۱، ۴۱۹، ۴۲۷، ۴۶۳، ۴۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۸۰، ۵۱۰، ۵۲۳، ۵۳۰، ۵۵۹، ۵۶۳، ۵۶۸، ۵۷۴، ۶۰۰، ۶۴۳، ۶۸۰، ۶۸۴، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۹۵، ۶۹۷، ۷۰۸، ۷۱۶، ۷۳۲، ۷۳۴، ۷۴۱، ۷۴۴، ۷۴۶، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۷۴، ۷۸۵، ۷۹۶، ۷۹۹، ۸۰۸، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۹۸، ۹۱۰، ۹۱۲، ۹۲۷، ۹۲۹، ۹۴۳، ۹۴۸، ۹۵۰، ۹۵۳، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۷۹، ۹۷۲، ۹۷۶، ۹۷۸، ۱۰۰۶، ۱۰۱۲۔

درجہ جید میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رولنمبر۔

جید: ۱۰، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۱، ۴۲، ۴۴، ۵۳، ۵۶، ۵۸، ۶۶، ۶۷، ۶۹، ۷۷،

۷۸، ۸۱، ۸۶، ۸۹، ۹۳، ۹۵
۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۷، ۱۱۰، ۱۱۱،
۱۲۵، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۴۳، ۱۵۷،
۱۶۱، ۱۷۹، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳،
۲۳۱، ۲۴۵، ۲۴۸، ۲۹۰، ۲۹۷،
۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۵، ۳۳۵، ۳۳۷،
۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۴، ۳۴۵،
۳۵۰، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۶۷،
۳۸۰، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵،
۳۸۶، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵،
۳۹۸، ۴۰۲، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۲۳،
۴۲۵، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۸،
۴۵۲، ۴۵۷، ۴۶۰، ۴۷۴،
۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۸۲،
۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۸، ۴۹۳،
۴۹۹، ۵۰۰، ۵۱۴، ۵۱۹،
۵۲۷، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۸،
۵۴۱، ۵۴۷، ۵۵۵، ۵۵۶،
۵۶۱، ۵۶۷، ۵۷۳، ۵۷۷،
۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۸،
۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۵، ۶۰۱،
۶۰۳، ۶۰۵، ۶۱۱، ۶۱۲،
۶۱۵، ۶۱۷، ۶۲۰، ۶۲۴، ۶۲۹
۶۳۴، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۷، ۶۳۸،
۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۴، ۶۵۵،
۶۵۶، ۶۶۰، ۶۶۳، ۶۶۵،
۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۲،
۶۷۶، ۶۷۷، ۶۸۸، ۶۹۲،
۶۹۶، ۷۰۱، ۷۱۳، ۷۱۶،
۷۳۶، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰،
۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷،
۷۴۹، ۷۵۲، ۷۵۷، ۷۵۹،
۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵،
۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۵،
۷۷۶، ۷۷۷، ۷۸۰، ۷۸۲،
۷۸۳، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸،
۷۹۰، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵،
۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۶،
۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۲، ۸۱۵،
۸۱۶، ۸۱۸، ۸۲۳، ۸۲۶،
۸۲۷، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶،
۸۳۷، ۸۳۸، ۸۷۸، ۸۷۹،
۸۹۱، ۸۹۵، ۹۱۱، ۹۲۰،
۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۶، ۹۲۸،
۹۳۳، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲،
۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۹،
۱۰۴۴، ۹۵۴، ۹۵۷، ۹۶۶،
۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۸۳،
۹۸۴، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۹،
۹۹۱، ۹۹۴، ۹۹۷، ۹۹۸،
۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۴،
۱۰۰۵، ۱۰۰۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰،
۱۰۳۷ ۔

درجہ مقبول میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رولنمبر:

مقبول: ۳، ۸، ۹،
۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱،
۲۲، ۴۶، ۵۵، ۵۷، ۵۹،
۶۲، ۶۳، ۶۵، ۷۰، ۷۲، ۷۳،
۷۹، ۸۲، ۸۳، ۸۶، ۸۷، ۹۰،
۹۱، ۹۲، ۹۴، ۹۶، ۱۰۲، ۱۰۵،
۱۰۵، ۱۱۲، ۱۲۱، ۱۲۸، ۱۳۸،
۱۴۱، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۹،
۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۲،
۱۷۴، ۱۸۱، ۱۸۷، ۱۹۴، ۱۹۸،
۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۱۴،
۲۱۶، ۲۲۵، ۲۳۹، ۲۵۲،
۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۸،
۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۵، ۲۷۹، ۲۸۱،
۳۰۰، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۲، ۳۱۴،
۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۲، ۳۲۳،
۳۲۵، ۳۲۷، ۳۳۱، ۳۳۶، ۳۴۰،
۳۴۶، ۳۵۴، ۳۵۶، ۳۵۹،
۳۶۰، ۳۶۲، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۴،
۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۱،
۳۸۲، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۲،
۳۹۶، ۳۹۷، ۴۰۰، ۴۰۱،
۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۹،
۴۱۲، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۲۰،
۴۲۶، ۴۲۸، ۴۳۲، ۴۳۴، ۴۳۸،
۴۴۶، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳،
۴۸۴، ۴۸۷، ۴۹۰، ۴۹۱،
۴۹۲، ۴۹۴، ۴۹۶، ۴۹۷،
۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۱۶، ۵۲۱،
۵۲۲، ۵۲۴، ۵۲۸، ۵۳۳،
۵۳۶، ۵۴۳، ۵۵۳، ۵۵۴،
۵۶۰، ۵۶۴، ۵۶۶، ۵۷۰،

۵۷۲، ۵۸۶، ۵۹۲، ۵۹۶،
۵۹۷، ۶۰۲، ۶۰۴، ۶۰۷،
۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۳، ۶۱۴،
۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۵، ۶۲۶،
۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۴۰،
۶۴۲، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۴۹،
۶۵۳، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۱،
۶۶۲، ۶۶۶، ۶۷۰، ۶۷۱،
۶۸۲، ۶۸۵، ۶۸۹، ۷۰۰،
۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۹، ۷۱۰،
۱۰۱۷، ۱۰۴۳، ۷۲۵، ۷۲۸،
۷۳۳، ۷۳۷، ۷۴۸، ۷۵۰،
۷۶۰، ۷۶۲، ۷۶۸، ۷۷۳،
۷۷۸، ۷۷۹، ۱۸۱، ۷۸۹،
۷۹۱، ۷۹۷، ۸۰۲، ۸۰۵،
۸۱۱، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۰،
۸۲۱، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۹،
۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۶، ۸۴۸،
۸۷۲، ۸۸۰، ۸۸۲، ۸۸۶،
۸۹۲، ۸۹۶، ۸۹۷، ۹۰۲،
۹۱۴، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹،
۹۲۲، ۹۲۵، ۹۳۲، ۹۳۴،
۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۸، ۸۴۴،
۹۵۲، ۹۵۵، ۹۶۱، ۹۶۸،
۹۷۹، ۹۸۵، ۹۹۲، ۹۹۳،
۹۹۵، ۹۹۶، ۱۰۰۳، ۱۰۰۹،
۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴،
۱۰۱۸، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۳۹،
۱۰۴۱، ۱۰۴۲ ۔

ضمنی آنے والے فضلاء کے رولنمبر

۵، ۲۴، ۲۵، ۲۷،
۳۰، ۳۱، ۴۹، ۵۴، ۷۵،
۹۸، ۱۰۴، ۱۲۷، ۱۳۱، ۱۷۱،
۱۷۷، ۱۷۸، ۲۴۶، ۲۵۴، ۲۷۷،
۲۹۹، ۲۹۱، ۲۹۲، ۳۲۴،
۳۲۸، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴،
۳۵۸، ۳۶۴، ۳۹۰، ۴۲۱،
۴۳۷، ۴۴۷، ۵۰۸، ۵۳۹،
۵۴۰، ۵۵۰، ۵۶۹، ۶۱۶،
۶۴۵، ۶۵۴، ۶۹۱، ۶۹۴،
۷۰۵، ۷۱۵، ۷۲۶، ۷۳۵، ۷۴۸،
۷۹۸، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۸، ۸۴۷،
۸۷۱، ۸۷۵، ۸۸۱، ۸۹۳،
۹۱۳، ۹۲۷، ۹۸۰، ۹۸۲،
۱۰۰۰، ۱۰۱۵، ۱۰۲۱، ۱۰۲۵،
۱۰۲۸، ۱۰۳۳ ۔

ضمنی کامیاب ہونے والے فضلاء کے رولنمبر:۔

۱۲۰، ۲۱۳، ۷۲۱، ۷۲۲ ۔

درجہ عالیہ

حسب سابق امسال بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق جامعات و مدارس عربیہ کے ۱۶۰ طلبہ نے شعبان ۱۴۰۵ھ میں وفاق المدارس العربیہ کے تحت درجہ عالیہ کے سالانہ امتحان میں شرکت کی، ان میں سے ۴۷ طلبہ درجہ ممتاز میں، ۴۱ طلبہ درجہ جید جدا میں ۳۵ طلبہ درجہ جید میں اور ۱۷ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ہوئے۔ ۱۲ طلبہ غیر حاضر رہے اور ۸ طلبہ ناکام ہوئے حاضر طلبہ کا نتیجہ ۹۲ فیصد رہا۔

جامعہ فاروقیہ کراچی کے منظور احمد بن نیک محمد رولنمبر ۵۰ ۶۰۰ میں سے ۵۶۳ نمبر لے کر اول نمبر کامیاب ہوئے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے مولا بخش بن شہر شاہ رولنمبر ۸۰ (۵۴۷) نمبر لے کر دوم اور اسی جامعہ کے مستقیم شاہ بن احمد رولنمبر ۱۱۵ ۵۴۰ نمبر لے کر سوم آئے۔

ادارہ ان ہونہار طلبہ اور اہل جامعات کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

محمد انور شاہ
ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان ۔ ۱۹ رشوال ۱۴۰۵ھ

درجہ ممتاز میں کامیاب ہونے والے طلبہ کے رولنمبر:۔

۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰،
۴۵، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۷،
۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۷،
۶۸، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۸۴،
۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۲، ۹۳، ۹۶،
۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۱،

۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۸،
۱۱۹، ۱۲۲، ۱۲۶، ۱۴۱، ۱۴۳،
۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۳،
۱۵۴، ۱۶۰۔

کل طلباء : ۴۸

درجہ جید جداً میں کامیاب ہونے طلباء کے رولنمبر :۔

۱۶، ۲۲، ۳۱، ۳۳، ۳۶،
۴۳، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵،
۶۳، ۶۹، ۷۰، ۷۳، ۷۴،
۷۵، ۷۷، ۷۸، ۸۵، ۸۶، ۸۷،
۹۱، ۹۵، ۹۷، ۹۸، ۱۰۰،
۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۲۳، ۱۲۹،
۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۶،
۱۳۸، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۵۲،
۱۵۶، ۱۵۸، ۱۵۹۔

کل طلباء : ۴۳

درجہ "جید" میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر :۔

۳، ۵، ۷، ۲۱، ۲۵،
۲۸، ۳۰، ۳۲، ۳۹، ۴۲، ۴۴،
۴۶، ۴۸، ۵۶، ۶۲، ۶۴، ۶۵،
۷۱، ۷۶، ۷۹، ۸۲، ۱۰۸، ۱۲۰،
۱۲۱، ۱۲۷، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۷،
۱۴۲، ۱۵۵، ۱۵۷۔

کل طلباء : ۳۱

درجہ مقبول میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر

۱، ۲، ۹، ۱۰، ۲۶، ۴۴،
۳۵، ۳۷، ۴۰، ۶۶، ۷۲،
۱۱۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۸،
۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۵۔

کل طلباء : ۱۸

درجہ ثانویہ خاصہ

حسبِ سابق امسال بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ملحق جامعات و مدارس عربیہ کے ۴۶۰ طلبہ نے شعبان ۱۴۰۵ھ میں وفاق المدارس العربیہ کے تحت درجہ ثانویہ خاصہ کے سالانہ امتحان میں شرکت کی۔ ان میں سے ۲۱ طلبہ درجہ ممتاز میں، ۵۵ طلبہ درجہ جید جداً میں ۱۴۱ طلبہ درجہ جید میں اور ۱۴۶ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ہوئے ۲۷ طلبہ غیر حاضر رہے اور ۷۰ طلبہ ناکام ہوئے حاضر طلبہ کا نتیجہ ۸۴ فیصد رہا۔

مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ آتمانزئی کے محمد طاہر بن عبدالمجد رولنمبر ۶۲، ۶۰۰ میں سے ۵۰۲ نمبر لے کر اول نمبر کامیاب ہوئے جامعہ فاروقیہ کراچی کے محمد مراد بن عبدالنبی رولنمبر ۳۷۴- ۴۹۳ نمبر لے کر دوم اور مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے محمد زبیر احمد بن محمد سلیم رولنمبر ۴-۴۷۳ نمبر لے کر سوم نمبر کامیاب ہوئے۔

ادارہ ان ہونہار طلبہ اور اہلِ جامعات کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

محمد انور شاہ

ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان - ۱۹ رشوال ۱۴۰۵ھ

درجہ ممتاز میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر :

۴، ۳۷، ۵۰، ۵۱،
۶۲، ۶۳، ۶۶، ۱۱۸، ۱۲۷،
۱۷۸، ۲۲۶، ۲۳۲، ۲۴۰،
۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۶۲،
۲۶۵، ۲۸۴، ۳۷۴، ۳۸۸۔

درجہ جید جداً میں کامیاب طلباء کے رولنمبر :

۳، ۷، ۱۰، ۲۶، ۴۲،
۳۹، ۴۰، ۴۵، ۴۶، ۴۹،
۷۶، ۷۷، ۸۸، ۹۳، ۱۰۲،
۱۰۳، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۹،
۱۳۲، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۵۸،
۲۲۸، ۲۳۹، ۲۴۱، ۲۴۲،
۲۴۳، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۶،
۲۷۱، ۲۷۲، ۲۹۳، ۳۳۰،
۳۲۶، ۳۳۷، ۳۴۱، ۳۴۵،
۳۵۱، ۳۵۲، ۳۶۰، ۳۶۱،
۳۶۹، ۳۷۱، ۳۸۰، ۳۸۱،
۳۸۳، ۳۸۶، ۳۹۰، ۳۹۶،
۴۲۳، ۴۲۷، ۴۳۰، ۴۴۔

درجہ جید میں کامیاب

ہونے والے طلباء کے رولنمبر :۔

۸، ۹، ۲۰، ۲۹، ۳۵،
۴۱، ۴۲، ۵۲، ۵۴، ۶۵،
۷۱، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۹۲، ۹۴،
۹۷، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۰۹،
۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۴،
۱۲۵، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۴۶،
۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۹،
۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۷۰، ۱۷۹،
۱۹۴، ۲۰۱، ۲۱۱، ۲۱۵، ۲۱۶،
۲۲۴، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱،
۲۳۲، ۲۳۷، ۲۴۴، ۲۴۵،
۲۴۶، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۵،
۲۵۸، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۰،
۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۷،
۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۸، ۲۹۰،
۲۹۱، ۲۹۴، ۲۹۶، ۲۹۷،
۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳،
۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۸، ۳۳۹،
۳۴۰، ۳۴۲، ۳۴۶، ۳۴۷،
۳۴۹، ۳۵۳، ۳۵۶، ۳۵۷،
۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۲، ۳۶۳،
۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۳،
۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۹،
۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۲،
۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۷،
۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱،
۴۰۲، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶،
۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۲،
۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۸،
۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۸،
۴۲۹، ۴۳۲، ۴۳۴، ۴۳۵،
۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۱،
۴۴۲، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۵۰۔

درجہ مقبول میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر :۔

۲، ۵، ۱۱، ۱۲، ۱۳،
۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۱،
۲۲، ۲۸، ۳۲، ۳۳، ۳۸،
۴۳، ۴۷، ۵۳، ۵۶، ۵۸،
۵۹، ۶۴، ۶۹، ۷۲، ۷۳،
۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۶، ۸۷،
۸۹، ۹۵، ۹۶، ۱۰۵، ۱۰۷،
۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۰،
۱۲۶، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۴،
۱۳۵، ۱۳۷، ۱۴۰، ۱۴۱،
۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۷،
۱۴۹، ۱۵۳، ۱۵۷، ۱۶۴،
۱۶۵، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۷۱،
۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۶،
۱۷۷، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۶،
۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۷، ۲۰۲،
۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۱۷،
۲۱۸، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳،
۲۲۵، ۲۲۸، ۲۳۴، ۲۳۵،
۲۴۷، ۲۴۸، ۲۵۴، ۲۵۶،
۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱،
۲۶۸، ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۷۹،
۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۹،
۲۹۲، ۲۹۵، ۲۹۸، ۳۰۰،
۳۰۱، ۳۰۵، ۳۱۵، ۳۱۷،
۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۵،
۳۲۹، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۸،
۳۵۰، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۶۴،
۳۶۶، ۳۸۲، ۳۸۴، ۳۹۱،
۴۰۳، ۴۱۱، ۴۱۵، ۴۱۷،
۴۲۲، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶،
۴۳۳، ۴۳۶، ۴۴۰، ۴۴۳،
۴۴۵، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۲،
۴۵۴، ۴۵۵۔

ناکام ہونے والے طلباء کے رولنمبر :۔

۱۹، ۲۴، ۲۵، ۲۷،
۳۱، ۵۷، ۶۱، ۶۷، ۷۰،
۹۰، ۹۸، ۱۰۱، ۱۰۶، ۱۳۹،
۱۴۲، ۱۵۱، ۱۵۵، ۱۵۶،
۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۹، ۱۷۴،
۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۵، ۱۸۷،
۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱،
۱۹۲، ۱۹۶، ۱۹۸، ۲۰۳،
۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷،
۲۰۸، ۲۱۳، ۲۳۰، ۲۳۶،
۲۸۰، ۲۸۱، ۲۹۹، ۳۰۲،
۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۰۸،
۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲،
۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۶، ۳۱۹،
۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۶،

۳۲۷، ۳۶۷، ۴۰۷، ۴۴۴، ۴۴۴،
۴۶۰، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۶، ۴۶۴ـ

درجہ ثانویہ عامہ

حسب سابق امسال بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق جامعات و مدارس عربیہ کے ۸۳۱ طلبہ نے شعبان ۱۴۰۵ھ میں وفاق المدارس العربیہ کے تحت درجہ ثانویہ عامہ کے سالانہ امتحان امتحان میں شرکت کی۔ ان میں سے ۱۸۸ طلبہ درجہ ممتاز میں، ۱۸۵ طلبہ درجہ جید جداً میں ۱۵۰ طلبہ درجہ جید میں اور ۱۱۸ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ہوئے ۹۷ طلبہ غیر حاضر رہے اور ۹۳ طلبہ ناکام ہوئے۔ حاضر طلبہ کا نتیجہ ۸۸ فیصد رہا۔
دارالعلوم سرحد پشاور کے فضل سبحان بن محبت خاں رولنمبر ۱۰ — ۶۰۰ میں سے ۵۵۳ نمبر لے کر اول نمبر کامیاب ہوئے۔ جامعہ فاروقیہ کراچی کے کفایت اللہ بن رفیق الرحمٰن رولنمبر ۷۵ — ۵۴۹ نمبر لے کر دوم اور دارالعلوم سرحد پشاور کے عصمت اللہ بن حمداللہ رولنمبر ۵۷ — ۵۴۳ نمبر لے کر سوم نمبر کامیاب ہوئے۔ ادارہ ان ہونہار طلبہ اور اہل جامعات کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

محمد انور شاہ غفرلہ
ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ملتان۔ ۱۹ر شوال ۱۴۰۵ھ

درجہ ممتاز میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر

۶۴۴، ۶۷۸، ۷۱۲،
۷۱۹، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۴،
۷۲۵، ۷۲۷، ۷۳۱، ۷۳۳،
۷۳۴، ۷۳۶، ۷۳۷، ۸۳۸،
۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۴، ۷۴۵،
۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱،
۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۶،
۷۵۷، ۷۵۸، ۷۶۱، ۷۷۰،
۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۸، ۷۸۱،
۷۹۱، ۷۹۶،

کل طلباء ۱۸۷

درجہ جید جداً میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر:

۴، ۱۶، ۲۴، ۲۷،
۲۹، ۳۹، ۴۹، ۵۳، ۵۴،
۵۵، ۶۱، ۶۲، ۷۶، ۸۷،
۸۸، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۴،
۱۲۵، ۱۲۷، ۱۴۱، ۱۵۴،
۱۸۴، ۱۸۵، ۱۹۲، ۲۰۲،
۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۱۰،
۲۲۲، ۲۲۹، ۲۳۳، ۲۳۴،
۲۳۶، ۲۳۸، ۲۵۰، ۲۵۶،
۲۵۹، ۲۶۶، ۲۶۹، ۲۷۴،
۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۳، ۲۸۷،
۲۸۹، ۲۹۳، ۲۹۹، ۳۰۰،
۳۰۲، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۳،
۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۶، ۳۲۷،
۳۲۸، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۵۱،
۳۵۳، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۵،
۳۶۷، ۳۶۸، ۳۷۴، ۳۸۵،
۳۸۸، ۳۹۴، ۳۹۷، ۴۰۰،
۴۰۱، ۴۰۲، ۴۱۰، ۴۱۶،
۴۲۲، ۴۲۹، ۴۳۶، ۴۶۲،
۴۶۳، ۴۶۵، ۴۷۱، ۴۷۲،
۴۷۵، ۴۸۱، ۴۹۲، ۴۹۳،
۴۹۴، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۴،
۵۰۷، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۳،
۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۷، ۵۳۰،
۵۳۲، ۵۳۷، ۵۴۱، ۵۴۵،
۵۵۱، ۵۵۶، ۵۶۳، ۵۶۶،
۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۳،
۵۷۶، ۵۷۷، ۵۸۰، ۵۸۱،
۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۳، ۵۹۴،
۵۹۵، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۳،
۶۰۵، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۵،
۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۰،
۶۲۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۴۲،
۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۹، ۶۵۴،
۶۵۵، ۶۷۷، ۶۷۹، ۶۸۱،
۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۵، ۶۹۶،
۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۱۰،

۷۱۱، ۷۱۴، ۷۱۷، ۷۱۸،
۷۲۰، ۷۲۳، ۷۲۶، ۷۲۹،
۷۳۰، ۷۳۲، ۷۳۵، ۷۳۹،
۷۴۳، ۷۴۷، ۷۶۰، ۷۶۴،
۷۶۷، ۷۶۸، ۷۷۷، ۷۸۰،
۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۷،
۷۹۰، ۷۹۳، ۷۹۴، ۸۰۱،
۸۱۲، ۸۱۳، ۸۲۶۔

کل طلباء ۱۸۶

درجہ "جید" میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر:

۱، ۵، ۹، ۱۴، ۲۲،
۳۱، ۳۲، ۳۵، ۳۸، ۶۴،
۶۶، ۷۲، ۷۴، ۵۵، ۷۷،
۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۶، ۸۹، ۹۹،
۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۲۲، ۱۲۶،
۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۶، ۱۳۸،
۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴،
۱۴۵، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۵۳،
۱۶۱، ۱۶۲، ۱۷۶، ۱۸۰، ۱۸۸،
۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۴، ۲۰۱،
۲۲۰، ۲۳۲، ۲۳۵، ۲۴۰،
۲۴۲، ۲۴۴، ۲۵۳، ۲۵۴،
۲۸۱، ۲۸۴، ۲۹۰، ۲۹۶،
۲۹۸، ۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۴،
۳۰۷، ۳۳۰، ۳۳۷، ۳۳۸،
۳۴۴، ۳۵۲، ۳۵۴، ۳۵۵،
۳۵۶، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۵،
۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۶،
۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۷،
۴۲۱، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۷،
۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۷، ۴۵۱،
۴۶۰، ۴۶۷، ۴۷۳، ۴۷۸،
۴۸۲، ۴۸۵، ۴۸۸، ۴۸۹،
۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۸، ۵۰۱،
۵۰۲، ۵۰۹، ۵۱۴، ۵۱۵،
۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۳۱،
۵۳۶، ۵۴۳، ۵۴۶، ۵۴۷،
۵۴۸، ۵۵۷، ۵۷۵، ۵۹۰،
۵۹۱، ۵۹۲، ۶۰۷، ۶۳۴،
۶۴۰، ۶۵۶، ۶۵۹، ۶۶۰،
۶۶۱، ۶۶۶، ۶۸۰، ۶۸۷،
۶۹۴، ۷۰۳، ۷۱۵، ۷۲۸،
۷۴۰، ۷۴۶، ۷۵۴، ۷۷۶،
۷۸۹، ۷۹۵، ۷۹۷، ۷۹۹،
۸۰۵، ۸۱۴، ۸۲۰، ۸۲۴،
۸۲۵۔

کل تعداد ۱۰۱

درجہ مقبول میں کامیاب ہونے والے طلباء کے رولنمبر:

۳، ۷، ۱۲، ۱۷، ۲۸،
۴۰، ۴۴، ۴۵، ۴۸، ۵۱،
۵۴، ۵۹، ۶۷، ۶۸، ۷۱،
۷۲، ۷۹، ۹۲، ۱۰۰، ۱۰۵،
۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۳۳،
۱۴۶، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۶۰،
۱۶۴، ۱۶۶، ۱۷۳، ۱۷۸، ۲۰۹،
۲۱۸، ۲۲۱، ۲۳۰، ۲۴۱،
۲۶۳، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۸۰،
۲۹۷، ۳۰۵، ۳۱۵، ۳۲۱،
۳۲۵، ۳۳۱، ۳۳۴، ۳۹۹،
۳۴۵، ۳۷۲، ۳۸۳، ۴۰۶،
۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۷، ۴۱۸،
۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۳۱،
۴۴۰، ۴۴۲، ۴۵۳، ۴۵۴،
۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۶۶،
۴۷۷، ۴۸۰، ۴۸۶، ۴۹۶،
۵۰۸، ۵۲۵، ۵۳۳، ۵۳۴،
۵۵۹، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴،
۶۳۱، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷،
۶۳۸، ۶۴۸، ۶۵۱، ۶۵۳،
۶۶۲، ۶۶۵، ۶۶۸، ۶۶۹،
۶۷۰، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۸۳،
۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۸، ۶۹۲،
۶۹۳، ۷۰۴، ۷۰۶، ۷۱۶،
۷۵۹، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۸۸،
۸۰۲، ۸۰۶، ۸۰۹، ۸۱۶،
۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۷، ۸۳۱۔

کل طلباء ۱۱۸